کیا امامت کے لیے داڑھی ہونا ضروری ہے اور امامت کی کتنی شرائط ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Lar9149 تاریخ:15-10-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں ہے کہ کیا امامت کے لیے داڑھی کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں امامت کی چار شرائط بیان کی گئی ہیں اوران شرائط میں داڑھی کا ذکر موجود نہیں ہے اوران لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ فقہ حنفیہ میں امامت کی اکیس شرائط بیان کی گئی ہیں اوران میں بھی داڑھی کا ذکر موجود نہیں ہے۔شرعی رہنمائی فرمائیں: کیاامامت کے لیے داڑھی ہونا ضروری ہے،اس کا شریعت میں کیا ثبوت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال کے جواب سے پہلے ابتداءً ایک ضروری تمہید ذہن نشین فرمالیں:

(الف) مرد غیر معذور کی امامت کروانے کا اہل ہر وہ مسلمان مرد ہے جو عاقل، بالغ، صحیح القراءۃ، شرعی اعذار مثلاً ریح وقطرہ وغیرہ کے امراض سے سلامت ہو،لہذا جس کے اندر یہ چھ شرائط پائی جائیں وہ بالغ مردوں کی امامت کروانے کا اہل ہے۔

نورالایضاح میں ہے:"شروط صحۃ الامامۃ للرجال الاصحاء ستۃ اشیاء الاسلام والبلوغ والعقل والذکورۃ والقراءۃ والسلامۃ من الاعذار" صحیح مردوں کی امامت کے صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں:اسلام،بلوغ،عقل،مرد ہونا،قراءت کا صحیح ہونا اور اعذار سے سلامت ہونا۔ **(نورالایضاح مع الطحطاوی،صفحہ287،مطبوعہ کراچی)**

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"پنجگانہ میں ہر شخص صحیح الایمان، صحیح القرأۃ، صحیح الطہارۃ، مرد عاقل ،بالغ، غیر معذور امامت کر سکتا ہے یعنی اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی اگرچہ بوجہ فسق وغیرہ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو۔"

(فتاوی رضویہ،جلد6،صفحہ515،رضافاؤنڈیشن،لاھور)

مزید تفصیل کے لیے بہار شریعت حصہ تین میں سے امامت کے بیان کا مطالعہ فرمائیں۔

(ب) امامت کا سب سے زیادہ حقدار ہونے میں **آزاد**، غلام سے بہتر ہے، **متقی**، فاسق (غیر معلن) سے، **انکھیارا**، نابینا سے، **صحیح النسب**، ولد الزنا سے، اور **غیر اعرابی**، اعرابی (دیہاتی) سے اَولی ہے (کمافی بدائع الصنائع،ج1،ص388) **پھران میں سب سے زیادہ حقدار وہ ہے، جو نماز وطہارت کے مسائل زیادہ جانتا ہو**، پھر اگر اس میں برابر ہوں، **تو جس کو تجوید (قراءت) کا زیادہ علم ہو** اوراس کے موافق ادائیگی کرتا ہو، اگر اس میں بھی برابر ہوں **توزیادہ ورع** یعنی شبہات سے بچنے والا، **پھر زیادہ عمر والا** یعنی جس کو زیادہ وقت اسلام میں گزرا ہو، **پھر زیادہ اچھے اخلاق والا**، پھر زیادہ **وجاہت والا**، پھر زیادہ **خوبصورت**، پھر زیادہ **حسب والا**، پھر **نسب کے اعتبار سے زیادہ شریف ہو**، پھر زیادہ **مالدار**، پھر زیادہ **عزت والا**، پھر وہ **جس کی آواز زیادہ خوبصورت ہو**، پھر وہ **جس کے کپڑے زیادہ صاف وستھرے ہوں**

(بہارشریعت، ج 1، ص 567) **پھر جس کی زوجہ زیادہ خوبصورت ہو، پھر جس کا سر بقیہ اعضاء جسم کی نسبت بڑا ہو،**(مراقی الفلاح، ج 1 ص 144)، غرض چند اشخاص برابر کے ہوں، تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو، تو قرعہ ڈالا جائے، جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ اِمامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے، وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو، تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولیٰ کو امام بنایا، تو بُرا کیا، مگر گنہگار نہ ہوئے۔ **(بہارشریعت، ج 1، ص 567)**

امامت میں مقدم کون ہو گا؟ اس حوالے سے صحیح مسلم میں ہے: "عن أبي مسعود الأنصاري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله، فإن كانوا في القراءة سواء، فأعلمهم بالسنة، فإن كانوا في السنة سواء، فأقدمهم هجرة، فإن كانوا في الهجرة سواء، فأقدمهم سلما، ولا يؤمن الرجل الرجل في سلطانه، ولا يقعد في بيته على تكرمته إلا بإذنه» قال الأشج في روايته: مكان سلما سنا" یعنی: حضرت عبد اللہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کی امامت وہ کرے جو کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو، اگر قراءت میں سب برابر ہوں، تو سنت کا زیادہ جاننے والا، اگر سنت میں سب برابر ہوں، تو پہلے ہجرت والا، اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو پہلے ایمان لانے والا، کوئی شخص کسی شخص کی ولایت کی جگہ امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کے بغیر اجازت اعلیٰ مقام پر بیٹھے اور اشج کی روایت میں سلما یعنی اسلام میں مقدم کی جگہ "سنا" یعنی زیادہ عمر والا مقدم ہو گا کے الفاظ ہیں۔ **(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 465، بیروت)**

فتاوی رضویہ میں ہے: "سب سے مقدم وہ ہے کہ نماز وطہارت کے مسائل کا علم زیادہ رکھتا ہو، پھر اگر اس علم میں دونوں برابر ہوں، تو جس کی قراءت اچھی ہو، پھر جو زیادہ پرہیز گار ہو، شبہات سے زیادہ بچتا ہو، پھر جو عمر میں بڑا ہو، پھر جو خوش خلق ہو، پھر جو تہجد کا زیادہ پابند ہو، یہاں تک شرف نسب کا لحاظ نہیں۔ جب ان باتوں میں برابر ہوں تو اب شرافت نسب سے ترجیح ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 501، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(ج) مسلمان مردوں کے لیے داڑھی ایک مشت (مٹھی، چار انگل) رکھنا واجب ہے۔ ایک مشت داڑھی کا وجوب درج ذیل دلائل سے ثابت ہے۔ چنانچہ بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی ودیگر کتب احادیث میں ہے۔ والنظم للاول "عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا المشركين وفروا اللحى وأحفوا الشوارب وكان ابن عمر إذا حج أو اعتمر قبض على لحيته فما فضل أخذه" ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مُٹھی میں لیتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اسے کاٹ دیتے۔ **(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، جلد 2، صفحہ 398، مطبوعہ لاہور)**

فتح القدیر، غنیۃ، بحر الرائق، حاشیہ طحطاوی علی المراقی، در مختار اور درر شرح غرر وغیرہ کتبِ فقہ میں ہے۔ والفظ للآخر "وأما الأخذ من اللحية وهى دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد وأخذ كلها فعل مجوس الأعاجم واليهود والهنود وبعض أجناس الإفرنج" ترجمہ: بعض مغربی اور ہیجڑے لوگوں کی طرح داڑھی کاٹ کر ایک مٹھی سے کم کر دینے کو کسی فقیہ نے بھی جائز نہیں کہا اور داڑھی مکمل کاٹ دینا عجمی مجوسیوں، یہودیوں، ہندوں اور بعض انگریزوں کا طریقہ ہے۔

(درر شرح غرر، کتاب الصیام، فصل حامل او مرضع خافت، ج 1، ص 208، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت)

شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"حلق کردن لحیہ حرام است۔۔۔و گذاشتن آں بقدر قبضہ واجب است و آنکہ آنرا سنت گویند بمعنی طریقہ مسلوک دین ست یا بجہت آنکہ ثبوت آں بسنت ست چنانچہ نماز عید راسنت گفتہ اند"ترجمہ: داڑھی منڈانا حرام ہے... اور **بمقدار ایک مشت رکھنا واجب ہے** اور جو اسے سنت قرار دیتے ہیں وہ اس معنی میں ہے کہ یہ دین میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جاری کردہ طریقہ ہے یا اس وجہ سے کہ اس کا ثبوت سنت نبوی سے ہے جیسا کہ نماز عید کو سنت کہا جاتا ہے، حالانکہ وہ واجب ہے۔ **(اشعۃ اللمعات، جلد1صفحہ212،مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)**

مزید تفصیل کے لیے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کے رسالہ "لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی" کا مطالعہ فرمائیں۔

(د)جو شخص داڑھی منڈواتا ہو یا کٹوا کر ایک مٹھی سے کم کرتا ہو، وہ فاسق معلن ہے۔امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں:"داڑھی منڈانا اور کتروا کر حدِ شرع سے کم کرانا، دونوں حرام و فسق ہیں اور اس کا فسق بالاعلان ہونا ظاہر کہ ایسوں کے منہ پر جلی قلم سے فاسق لکھا ہوتا ہے۔" **(فتاوی رضویہ، جلد06، صفحہ505، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:"داڑھی کو کتر کر ایک مشت سے کم کرنا، ناجائز و حرام ہے۔۔ اور جب یہ معصیت اور گناہ ہے تو چند بار کرنے سے کبیرہ و فسق ہو گا کہ اسرار علی الصغیرہ کبیرہ ہے اور اس کا بالاعلان ہونا خود ظاہر محتاج بیان نہیں۔" **(فتاوی امجدیہ، جلد4، صفحہ76، مکتبہ رضویہ، کراچی)**

(ہ)فاسق معلن کو امام بنانا گناہ ہے اور فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر اس کے پیچھے نماز پڑھ لی، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

فاسق معلن کو امام بنانا گناہ ہے، اس کے متعلق علامہ محمد ابراہیم بن حلبی (متوفی 956ھ) فرماتے ہیں: "لوقدموا فاسقا یاثمون، بناء علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم"ترجمہ: اگر لوگوں نے فاسق کو امام بنایا، تو وہ گناہ گار ہوں گے کیونکہ اس کو مقدم کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ **(غنیہ المستملی شرح منیۃ المصلی، جلد1، صفحہ442، کوئٹہ)**

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در مختار میں فرماتے ہیں:"کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا" ترجمہ: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی سے ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔ **درمختار، کتاب الصلوۃ، جلد2، صفحہ182، مطبوعہ کوئٹہ)**

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"داڑھی ترشوانے والے کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔" **(فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ603، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

اب سوال کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

سب سے پہلے سوال میں مذکور یہ بات کہ احادیث میں امامت کی چار شرائط ہیں اور فقہ حنفی میں اکیس شرائط ہیں، یہ دونوں باتیں غلط اور جہالت پر مبنی ہیں، کیونکہ احادیث میں امامت کی چار شرائط نہیں، بلکہ امامت میں اولویت کس کو حاصل ہے، سب پر مقدم کون، اس

کے بعد کون اہل ہے یہ بیان فرمایا گیا، اسی طرح فقہ حنفی میں امامت کی اکیس شرائط نہیں، بلکہ مختلف کتب فقہ میں کم و بیش اکیس اَولویت کے درجے بیان کیے گئے ہیں۔

فقہ حنفی میں مرد غیر معذور کی امامت کروانے کا اہل ہر وہ مسلمان مرد ہے جو عاقل، بالغ، صحیح القراءۃ، شرعی اعذار مثلاً ریح وقطرہ وغیرہ کے امراض سے سلامت ہو، لہذا جس کے اندر یہ چھ شرائط پائی جائیں وہ بالغ مردوں کی امامت کروانے کا اہل ہے۔ البتہ ان چھ شرائط کے ساتھ یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ ان شرائط کا حامل شخص فاسق معلن یعنی اعلانیہ کبیرہ گناہ یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا نہ ہو کہ فاسق معلن کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، یعنی اگر اس کے پیچھے پڑھ لی، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اور گنہگار بھی ہوا ، توبہ بھی واجب ہے، اور شریعت مطہرہ کے قوانین کی رو سے مسلمان مردوں کے لیے داڑھی ایک مشت (مٹھی، چار انگل) رکھنا واجب ہے اور داڑھی منڈانا یا کترواکر حدِ شرع سے کم کرانا ناجائز و حرام ہے، لہذا جو شخص داڑھی منڈواتا ہو یا کٹوا کر ایک مٹھی سے کم کرتا ہو، وہ فاسق معلن ہے۔ لہذا ان معنی میں امامت کے لیے داڑھی ہونا ضروری ہے۔

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

15 صفر المظفر 1441ھ/15 اکتوبر 2019ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے